فضیلت نسب

از

اعلیحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش: الرضا پبلیکیشن ۳۷، میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی

۵۲، ڈونگر اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

Scanned with OKEN Scanner

إِرَأَةُ الْأَدَبِ لِفَاضِلِ النَّسَبِ

۱۳۲۹ھ

فَضِیلَتِ نَسَب

اَعلیٰحضرت امام اَحمد رَضا قادری بَریلوی قدس سرہٗ

جَدید ترتیب

محمد شہاب الدین رضوی

الرضا مرکزی دارُالاشاعت

۸۲، سوداگران بریلی شریف

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ——— فضیلتِ نسب
مصنف ——— اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی
ترتیب ——— مولانا محمد شہاب الدین رضوی ایڈیٹر سنّی دنیا بریلی
تاریخِ اشاعت ——— صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء
تعداد اشاعت ——— ایک ہزار
صفحات ——— ۴۸
کتابت ———
تقسیم کار ——— فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

حسبِ فرمائش

جناب الحاج سید بدر عالم صاحب رضوی رجہتی
بوکارو تھرمل۔ بہار

بسعیٔ جمیل

حافظ محمد جمیل اختر رضوی سوداگران بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افضل الفضلاء، اکمل الکملا مولانا مفتی صاحب تسلیم

ایں کہ استفتائے ترسیل خدمتِ عالی میشود از دستخط و مہر خویش و از دیگر علماء مزین نمودہ بر منت نہند، چونکہ مسلمان ایں زماں سبب جہالت از اکثر حرفہ و پیشہ انحراف می دارند، وصاحب پیشہ را حقیر می شمارند، و روز بروز بدائرہ ادبار پا می کشند بر بناء علیہ برائے اصلاح قوم مصلحۃً ایں استفتاء نوشتہ شد، زیادہ والسلام

یہ استفتاء جو کہ خدمتِ عالی میں بھیجا جارہا ہے اپنے اور دوسرے علماء کے دستخط و مہر سے مزین کر کے مجھ پر احسان کریں۔ چونکہ اس زمانہ کے مسلمان جہالت کے سبب سے اکثر ہنر و پیشہ سے گریز کرتے ہیں اور صاحبِ پیشہ کو حقیر جانتے ہیں اور روز بروز دائرہ ادباء میں پاؤں رکھتے ہیں۔ اسی بناء پر اصلاحِ قوم کے لئے مصلحتاً یہ استفتا لکھا گیا۔ والسلام

(محمد لطف الرحمٰن البردوانی)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر جد اعلیٰ کسی کا کاشت کار یا نور باف، یا ماہی فروش ہو بعدہ اس کی نسل میں یہ پیشہ معمول رہا ہو یا متروک ہو گیا ہو تو اس صورت میں ان کی اولاد کو ماشا یا جولاہا، یا شکاری یا اطراف کہہ کر پکارنا جس سے انکی دلشکنی ہوتی ہے درست ہے یا نہیں؟ اور علاوہ صحابی النسل کے دوسری قوم کو شیخ کہنا روا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔

بداں کہ قولہ تعالیٰ جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم، وقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ابطاء بہ عملہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے شریعت کے مطابق عمل کرنا چھوڑ دیا اسکا نسب کام نہ دیگا۔ دوسرا قول ہے کہ شریعت پر عمل کرو

لم یسر ع بہ نسبہ وقول دیگر اعملی یا فاطمۃ ولا تقولی انی بنت الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعلی صوت ندا کند کہ شرافت نسب کہ اکثر جہال بہ سبب جہالت وحماقت، واز عدم واقفیت حالات بزرگان دین وسلف صالحین وصحابۂ کاملین وانبیاء مرسلین۔ بداں مباہات می کنند نزد حق سبحانہ تعالیٰ بہ چیزے نمی ارزد وبہ منزلہ ہبا منثور باشد۔ کما قال اللہ تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجات وانما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (۲) وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما العلماء ورثۃ الانبیاء وان فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم (۳) بلکہ شرافت علم فوق شرافت می باشد کما فی الدر المختار لان شرافت العلم فوق شرف النسب والمال کما جزم بہ البزازی وارتضاہ الکمال وغیرہ۔ اگر کسے عالم صالح ماہر را بالفاظ مذکورۃ الصدر طعناً و تحقیراً مخاطب سازد بدائرۂ کفر پا نہادہ باشد۔

اے فاطمہ اور یہ نہ کہو کہ رسول اللہ کی بیٹی ہوں۔ بلند آواز سے اعلان کرے کہ شرافت نسب کہ اکثر جاہل لوگ جہالت و حماقت اور حالات بزرگان دین اور سلف صالحین اور صحابۂ کاملین اور انبیاء و مرسلین کے حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے اس پر فخر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے وقعت ہے مثل ہباء منثورا ہے۔ البتہ مرد کی شرافت علم سے ہوتی ہے۔ اور جنھیں علم دیا گیا وہ درجوں میں ہیں، اللہ سے اسکے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔ بلکہ علم کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتا ہے۔ جیساکہ درمختار میں ہے۔ اس لئے کہ علم کی شرافت نسب ومال کی شرافت سے اولیٰ ہے۔ جیساکہ اس پر بزازی نے جزم فرمایا ہے:

اگر کوئی شخص عالم صالح ماہر کو الفاظ مندرجہ بالا سے طعن وتحقیر کے طور پر مخاطب کرے تو دائرۂ کفر میں پاؤں رکھے گا۔

حررہ العاجز الفاقر الجانی محمد لطف الرحمٰن البردوانی المخاطب شمس العلماء مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ (مغربی بنگال)

نسب میں افضل کون؟

از علیحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ

اللھم لك الحمد یا من خلق الانسان، فجعله نسبا وصهرا و کنت قدیرا۔ صلی علی من ارسلته من خیر فریقین، من خیر شعوب، من خیر قبائل، من خیر بیوت بشیراً ونذیراً۔ وملکته نفع عترته وقرابته، وخدمه، وامته وکل من یلوذ بحضرته دنیا واخریٰ۔ وعلیٰ اله خیر ال وصحبه خیر صحب وبارك وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا:

کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعیہ، ایسے لفظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو، اسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو۔ فان کل حق صدق ولیس کل صدق حقا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں۔)

ابن السنی عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من دعا رجلا بغیر اسمه لعنته الملائکة، فی التیسیر اے بلقب یکرهه لا ینجو یا عبد اللہ	جو شخص کسی کو اس کا نام بدل کر پکارے، فرشتے اس پر لعنت کریں۔ یعنی کسی بدلقب سے جو اسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا وغیرہ سے

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اذی مسلماً فقد اذانی، ومن اذانی فقد اذی اللہ	جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

سنن ابی داؤد میں متعدد اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من ظلم معاهدا فانا حجیجه یوم القیٰمة

جو کسی ذمی پر زیادتی کرے تو روز قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

بحر الرائق و درمختار میں ہے:

فی القنیة قال لیهودی او مجوسی یا کافر یا اثم ان شق علیه ومقتضاه انه یعزر لارتکابه لاثم

جس نے کسی ذمی یہودی یا کافر سے کہا اے کافر اور یہ بات اسے گراں گزری تو کہنے والا گنہگار ہوگا اور اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے تعزیر کی جائے۔

تحقیق مقام و منقال بکمال احمال یہ ہے کہ مدار نجات تقویٰ پر ہے۔ علی تبائن مراتبها فثمراتها (فرق مراتب اور اس کے نتائج کے لحاظ سے) نہ محض نسب۔ وما یضاهیه من الفضائل موهوبا تها ومکسوبا تها (جو فضائل کے مشابہ ہو انکے وہبی اور کسبی چیزوں میں) ——— لہذا محض تقویٰ بس ہے، اگرچہ شرف نسب و تکمیل علوم سمیہ نہ ہو۔ اور مجرد شریف القوم یا ملاصاحب کہلانا کافی نہیں، جبکہ تقویٰ اصلاً نہ ہو۔

ان الزبانیة السرع الی فسقة القراء منهم الی عبدة الاوثان

بیشک عذاب کے سپاہی فاسق علماء کی طرف سبقت کریں گے (اور یا جیسے) بتوں کے پجاری کی طرف جو عمل میں سست ہوگا، فضل نسب میں آگے نہ ہوگا۔

حدیث من ابطا به عمله لم یسرع به نسبه کے یہی معنی ہیں، نہ یہ کہ فضل نسب شرعاً محض باطل و مہجور و ہباء منثور، یا شرافت و سیادت، نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز، نہ آخرت میں اصلاً نافع و باعث اعزاز ——— حاشا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہر نے متعدد احکام میں فرق نسب کو معتبر رکھا ہے۔ اور سلسلۂ طاہرہ، ذریت عاطرہ میں انسلاک و انتساب ضرور آخرت میں بھی نفع دینے والا ہے۔ کتاب النکاح (۱) میں سارا باب کفائت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ و مزیت پر مبنی ہے۔ سیدزادی اگر کسی مغل،

پٹھان، یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرے گی، نکاح ہی نہیں ہوگا۔ جب تک بہ سبب فضل علم دین مکافات ہو کر کفائت نہ ہوگئی ہو۔ یوں ہی اگر غیر اب و جد بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کردیں، وہ بھی باطل و مردود محض ہے۔ اسی طرح اگر مغلانی، پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دھنے سے نکاح کرلے، یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے، یہ سب باطل و نامنعقد ہیں۔ والمسائل مصرح بھا متونا و شروحا و فتاوٰی (یہ مسائل دیگر متداول کتب اور کتب فتاوٰی میں تفصیل سے درج ہیں) یوں ہی امامتِ صغرٰی کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہ ترجیح ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

الاحق بالامامۃ الاعلم الی قولہ ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا۔

سب سے زیادہ مستحق امامت وہ ہے جو زیادہ علم رکھتا ہو (مصنف کے اس قول تک) پھر وہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔

درمختار میں ہے:

الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا الخ

وہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف، پھر اس کی آواز بہتر ہو۔

قریش کی خلافت

اور امامت کبرٰی میں تو شرع مطہر نے اس درجہ کا لحاظ نسب فرمایا ہے کہ اسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا، غیر قریش اگرچہ عالم اجل ہو، امام و خلیفہ نہیں ہوسکتا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الائمۃ من قریش، رواہ احمد و ابن شیبۃ والنسائی وابن جریر والحاکم والبیھقی والضیاء فی المختار عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ، رواہ الطبرانی فی

تمام خلفاء قریش ہوں گے ـــــ اس کو روایت کیا ہے احمد ابن شیبہ، نسائی، ابن جریر، حاکم اور بیہقی نے۔ اور ضیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مختار میں اور

الکبیر عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوبکر بن ابی شیبہ ونعیم بن حماد وابن السنی فی کتاب الاخوۃ والبیہقی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

اور طبرانی میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبیر میں، ابوبکر بن شیبہ اور نعیم بن حماد ابن السنی اور بیہقی نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے۔

اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجہہ فی النار۔

بے شک خلافت قریش میں ہے، جو اُن سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا دے گا۔

رواہ الائمۃ احمد وبخاری ومسلم، الامیر مغویۃ وصدرہ ابو بکر من ابی شیبۃ عن ابی موسیٰ الاشعری وابن جریر عن کعب رضی اللہ عنہ

اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الا ان الامراء من قریش رواہ ابو یعلی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، واحمد والحاکم والطبرانی بلفظ الامراء من قریش الامراء من قریش عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سن لو، امرا و حکام اسلام قریش ہیں۔ اس کو روایت کیا ابو یعلی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، احمد، حاکم اور طبرانی نے اس لفظ کے ساتھ کہ "امراء قریش ہیں"۔ اس کو ابو موسیٰ اشعری نے بھی روایت کیا ہے۔

اہل قریش کی فضیلت اور مقام و مرتبہ

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش ولاۃ ھذا الامر، رواہ

اسلامی حکومت کے والی قریش ہیں۔ اسکو

احمد عن ابی بکر الصدیق وعن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

روایت کیا ہے احمد نے حضرت ابوبکر صدیق سے، سعد نے حضرت ابووقاص سے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قدموا قریشا ولا تقدموھا

قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو

رواہ الامام الشافعی والامام احمد عن عبد اللہ بن خطب والطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن السائب والبزار عن امیر المومنین علی وابن عدی عن ابی ھریرۃ وابن جریر عن الحارث بن عبد اللہ وسیأتی فی حدیث عن انس والشافعی والبیھقی فی معرفۃ الصحابۃ عن الزھری مرسلاً رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا ایھا الناس لا تتقدموا قریشاً فتھلکوا، رواہ البیھقی عن جبیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ روایت کیا ہے بیہقی نے حضرت جبیر بن مطعم سے۔ رضی اللہ عنہ

دوسری روایت میں ہے: فتغلبوا (یعنی) قریش پر سبقت نہ کرو کہ گمراہ ہوجاؤ گے

رواہ ابن ابی طالب عن الامام الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً وھو عندہ بالفظ الاول عن سھل بن ابی خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

الناس تبع لقریش فی ھذا الشان

سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں

رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ واحمد ومسلم عن جابر والطبرانی فی الاوسط والضیاء عن سھل بن سعد وعبد اللہ بن احمد علی واحمد وابن شیبۃ عن معویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وھذا عن سعید بن ابراھیم بلاغا۔

حدیث ۲۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش صلاح الناس ولا یصلح الناس

قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے

الا بهم، رواه ابن عدی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

مگر قریش سے۔ روایت کیا ہے ابن عدی نے ام المومنین سے۔

حدیث ۳۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش خالصة اللہ تعالیٰ، رواه ابن عساکر عن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قریش برگزیدۂ خدا ہیں، اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من یرد هوانا قریش اهانه اللہ

جو قریش کی ذلت چاہے اللہ اسے ذلیل کرے

رواه احمد و ابن ابی شیبه و الترمذی و العدنی و الطبرانی و ابو یعلی و الحاکم و ابو نعیم فی المعرفة عن سعد بن ابی وقاص و تمام و ابو نعیم و الضیاء عن ابن عباس و الطبرانی فی الکبیر عن انس و ابن عساکر عن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۳۸ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قوة الرجل من قریش قوة رجلین

ایک مرد قریش کو قوت دو مردوں کے برابر ہے

رواه احمد و ابن شیبة و الطیالسی و ابو یعلی و ابن ابی عاصم و الماوردی و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم فی المستدرک و البیهقی فی المعرفة و الضیاء فی المختاره و ابو نعیم فی الحلیة عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنه و هذا فیها عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه و الطبرانی عن ابن ابی خیثمة و ابن النجار فی حدیث طویل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اوله یا ایها الناس قدموا قریشا و لا تقدموها و هو ایضا قطعة من حدیث ابی بکر المار عن سهل۔

حدیث ۳۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لا تعلموها و لا تعلموا قریشا و تعلموا منها فان امانة الامین

قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو قریش پر دعوئ استاذی نہ رکھو اور انکی شاگردی

من قریش تعدل امانة الامینین — کروکہ قریش میں ایک امن کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

رواہ ابن عساکر عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وھو ایضا بمعناہ قطعۃ من حدیث انس المذکورہ

حدیث ۳۷، ۳۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں:

اعطیت قریش مالم یعط الناس — قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

رواہ الحسن بن سفیان فی مسندہ ابو نعیم فی معرفۃ الصحابۃ عن الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونعیم بن حماد عن ابی الزاھریۃ مرسلا وصلہ الدیلمی عنہ عن خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھٰکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون رواہ مصحفا عن حلیس بمھملۃ فلام واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث ۳۹، ۴۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطیھا احد قبلھم ولا یعطاھا احد بعدھم۔ — اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں سے فضیلت دی جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔

انی منھم ایک تو یہ کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلیٰ ہے) ——— وفیھم الخلافۃ والحجابۃ والسقایۃ اور انہیں میں خلافت اور کعبہ معظمہ کی دربانی اور حاجیوں کا سقایہ ——— ونصرھم علی الفیل اور انھیں اصحاب فیل پر نصرت بخشی ——— وعبد اللہ عشر سنین لا یعبدہ غیرھم اور انھوں نے دس سال اللہ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر کسی اور خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا ان کے عبید وموالی) ——— وانزل الیہ فیھم سورۃ من القرآن لم یذکر فیھا احد غیرھم لا یلف قریش۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورت قرآن عظیم کی اتاری کہ اس میں صرف انھیں کا ذکر فرمایا۔ اور وہ سورۃ لایلف قریش ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی فی الکبیر والحاکم

فی المستدرک والبیہقی فی الخلافیات عن امرھانی وفی الاوسط عن سیدنا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ولفظھا ھذا ملفق منھما۔

حدیث ۱۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا معشر الناس احبوا قریشا فان من احب قریشا فقد احبنی ومن ابغض قریشا فقد ابغضنی۔

اے گروہ مردم قریش سے محبت رکھو کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے۔

وان اللہ تعالیٰ حبب الی قومی فلا اتعجل لھم نقمۃ ولا استکثر لھم نعمۃ۔

اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں۔

قریش برکت کے درخت

الا ان اللہ تعالیٰ علم ما فی قلبی من حبی بقومی فسرنی فیھم قال اللہ تعالیٰ وانہ لذکر لک ولقومک فجعل الذکر والشرف لقومی فی کتابہ۔

سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے، تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا کہ ارشاد فرمایا "بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی" تو اسے اپنی کتاب کریم میں میری قوم کے لئے ذکر و شرف رکھا۔

فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من قومی والشھید من قومی والائمۃ من قومی۔

اللہ کے لئے حمد ہے، جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا اور میری قوم سے شہید، اور میری قوم سے امام۔

ان اللہ تعالیٰ قلب العباد ظھرا وبطنا فکان خیر العرب قریشا ذی الشجرۃ

بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی، تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے

المبارکۃ التی، قال اللہ عزوجل فی کتابہ ومثل کلمۃ کشجرۃ طیبۃ یعنی بہا قریش اصلہا ثابت بقول اصلہا کرم و فرعہا فی السماء اشرف الذی شرفہم اللہ بالاسلام الذی ہداہم وجعلہم اہلہ

اور وہی برکت والے درخت ہیں، جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے۔ یعنی ان کی اصل کرم ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا، اور انھیں اس کا اہل کیا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن مردویہ فی التفسیر عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہذا مختصرا۔

عزت دار اور بہتر قریش ہیں

حدیث ۴۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

کنانۃ عز العرب، رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بنی کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے دیلمی اور ابن عساکر نے حضرت ابوذر سے۔

حدیث ۴۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش سادۃ العرب، رواہ المہرمزی فی کتاب الامثال عن الوضین بن مسلم مرسلاً

قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے مہرمزی نے کتاب الامثال میں وضین بن مسلم سے مرسلاً۔

حدیث ۴۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

عبد مناف عز قریش وقریش تبع لولد قصی والناس تبع لقریش، رواہ ایضاً کذلک عن بن الضحاک ہذا مختصر۔

بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں، اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں۔ اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

حدیث ۴۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا ابا الدرداء اذا فاخرت ففاخرت بقریش، رواہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام فی فوائدہ وابن عساکر

اے ابو درداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر، اس کو روایت کیا ہے عثمان ابن ضحاک اور ابن عساکر سے۔

حدیث ۴۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

خیر الناس العرب وخیر العرب قریش وخیر القریش بنو ھاشم

سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں، اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنی ہاشم۔

رواہ الدیلمی عن امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ کا انتخاب اور اس کی پسند

حدیث ۴۷ و ۴۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ اختار من آدم العرب، و اختار من العرب مضر ومن مضر قریشا واختار من قریش بنی ھاشم واختارنی من ھاشم۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے بنی آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھ کو۔

رواہ البیہقی وابن عدی عن ابن عمر والحکیم الترمذی و والطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۴۹ تا ۵۱ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فجعلھم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین ثم بعلھم قبائل فجعلنی فی خیر قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم

اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے، مجھے سب سے

بیتا فانا خیرکم قبیلة وخیرکم بیتا — بہتر گھر میں رکھا۔

رواہ احمد والترمزی عن المطلب بن ابی وداعة والترمزی عن العباس بن عبد المطلب والحاکم عن ربیعة بن الحارث رضی اللہ تعالےٰ عنھم۔

حدیث ۵۲ و ۵۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ اختار العرب فاختار منھم کنانة واختار قریشا من کنانة واختار بنی ھاشم من قریش و اختارنی من بنی ھاشم وفی لفظ ثم اختار بنی عبد المطلب من بنی ھاشم ثم اختارنی من بن عبد المطلب۔

بے شک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا، پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم، اور بنی ہاشم سے اولاد عبد المطلب اور عبد المطلب سے مجھ کو پسند کیا۔

رواہ ابن سعد عن عبد اللہ بن عمیر مرسلا وھو والبیھقی وحسنہ عن الامام الباقر وھو باللفظ الاخیر ابن سعد عن جعفر عن ابیہ۔

حدیث ۵۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانة واصطفا من قریش بنی ھاشم واصطفانی من ھاشم

بے شک اللہ عزوجل نے اولاد اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا، اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا، بنی ہاشم سے مجھ کو چن لیا۔

رواہ مسلم والترمذی عن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور افضل ترین قبیلہ میں پیدا ہوئے

حدیث ۵۴ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔

میں ہر قرن و طبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس طبقے میں آیا جس میں پیدا ہوا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۵۶ کہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

خرجت من افضل حین من العرب ھاشم وزھرۃ، رواہ ابن عساکر عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں عرب کے دو سب سے افضل قبیلوں، بنی ہاشم و بنی زہرہ سے پیدا ہوا۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے۔

حدیث ۵۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہو گئے، ایک بار انھوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی۔ رب عزوجل نے وحی بھیجی اے موسیٰ انہیں بددعا نہ کرو، کہ انھیں میں سے وہ نبی اُمّی، بشیر، نذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انھیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی۔ جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی، اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گا۔ فقط ایمان پر انھیں جنت دوں گا کہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو باوصف کمال رعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔

اخرجتہ من غیر حبل من امۃ قریش ثم اخرجتہ من بنی ھاشم صفوۃ قریش، رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں نے ان سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا، پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے، وہ بہتر سے بہتر ہیں۔ اور ان کے امتی کی طرف پھرنے والے۔

نفس میں سب سے بہتر جان حضور

حدیث ۵۸، ۵۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اتانی جبریل فقال یا محمد ان اللہ بعثنی فطفت شرق الارض وغربھا وسھلھا وجبلھا فلم اجد حیا خیرا من العرب ثم امرنی فطفت فی العرب فلم اجد حیا خیر من مضر ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیرا من کنانۃ ثم امرنی فطفت فی کنانۃ فلم اجد حیا خیرا من کنانۃ ثم امرنی فطفت ما فی کنانۃ فلم اجد حیا خیرا من قریش ثم امرنی فطفت فی قریش فلم اجد حیا خیرا من بنی ھاشم ثم امرنی اختبر فی انفسھم فلم اجد فیھا نفسا خیرا من نفسک۔

جبریل نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم و کوہ ہر حصے میں پھرا، کوئی قبیلہ عرب سے بہتر پایا۔ پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا، تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا، پھر حکم فرمایا۔ میں نے مضر میں تفتیش کی، کوئی قبیلہ کنانہ سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا۔ کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا، کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ سب میں بہتر نفس تلاش کرو تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رواہ الامام الحکیم عن الامام الصادق عن الامام الباقر وصدرہ الی مقر الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۶۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قال لی جبریل قلبت مشارق الارض ومغاربھا فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقلبۃ مشارق الارض ومغاربھا فلم اجد حیا افضل من بنی ھاشم، رواہ الحاکم فی الکنی ابن عساکر عن ام المومنین

(مجھ سے جبریل نے کہا) میں نے زمین کے پورب پچھم سے تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اس کو روایت کیا ہے حاکم نے کنی میں اور ابن عساکر نے حضرت صدیقہ سے۔

الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔

حدیث ۱۶ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الخلافۃ فی قریش، رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر عن عتبۃ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔

خلافت قریش میں ہے۔ اسکو روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے کبیر میں عتبہ بن عبد سے۔

ہم نے احادیث کو اسی مضمون سے شروع کیا تھا اور اسی پر ختم کیا، کہ اول با آخر نسبتے دارد۔ (کہ اوّل آخر کے ساتھ نسبت رکھتا ہے)

احکامات اور نکات

اور اب بعض دیگر احکام میں فرق دکھا کر اخلاق فاضلہ پھر نفع اخروی کی طرف توجہ کریں۔ تین حکم تو یہ تھے:

(۱) نکاح

(۲) امامت صغریٰ

(۳) امامت کبریٰ

(۴) حکم چہارم عرب، کبھی بحالِ کفر بھی غلام نہ بنائے جائیں گے۔

(۵) حکم پنجم ان کے مشرکوں پر جزیہ نہ رکھا جائے گا۔ کہ ان میں جو غلام نہ بن سکے اس پر جزیہ بھی نہیں۔

(۶) حکم ششم ان کی زمین سے کبھی خراج بھی نہ لیا جائے گا۔ وہ بہرحال عشری ہے۔

درمختار میں ہے:

قتل الاساری ان شاء ان لم یسلموا او استرقھم او ترکھم احرار ذمۃ لنا لا مشرک العرب۔

مشرکین عرب کے علاوہ دیگر عرب نژاد اگر اسلام نہ لائیں، تو ان کے بارے میں اختیار ہے کہ قتل کریں یا آزاد یا انھیں غلام بنائے۔ ہمارے ذمے چھوڑ دے۔ م

اسی فصل میں فی الجزیہ ہے:

توضع علی کتابی و مجوسی ووثنی عجمی لجواز اشراقه فجاز ضرب الجزیة علیه لا علی وثنی عربی۔

جزیہ مقرر کیا جائے گا کتابی، مجوسی اور بت پرست پر کیونکہ ان کا غلام بنایا جائز ہے۔ تو ان پر جزیہ مقرر کرنا جائز ہے۔ نہ کہ عربی بت پرست پر

اسی کے باب العشر میں ہے:

ارض العرب عشریة

عرب کی زمین عشری ہے

ردالمحتار میں ہے:

لان کما لا یرق علیهم لا خراج علی اراضیهم۔ نهر وتمامه فی الفتح

اس لئے کہ جیسا کہ ان پر غلامی نہیں ہے کیونکہ وہ زمینوں سے نکالے جائیں گے۔

حدیث ۶۲ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اوطاس (۱) میں فرمایا:

لو کان ثابتا علی احد من العرب رق کان الیوم۔

اگر کوئی عرب غلام بن سکتا، تو اباج بنایا جاتا۔

(۱) حکم ہفتم نہایہ، وتبیین، وشانی، وفتح، ودرر وغیرھا میں ہے:

تعزیر اشراف الاشراف وهم العلماء العلویة بالاعلام بان یقول له القاضی بلغنی انك تفعل کذا فینزجر

یعنی علماء وسادات سب سے اعلیٰ درجہ کے اشراف ہیں، ان سے اگر کوئی تقصیر موجب تعزیر واقع ہو کہ ارازل کرتے تو ضرب وحبس کے مستحق ہوتے، ان کے لئے اس قدر بس ہے کہ قاضی کہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں، اسی قدر ان کے زجر کو بس ہے۔

لغزشیں

حدیث ۶۳ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اقیلوا الکرام عثراتهم، رواه ابن

کریموں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ اس کو

عساکر عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعہ من حدیث۔

روایت کیا ہے ابن عساکر نے حضرت ام المومنین سے۔

حدیث ۶۴ تا ۶۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

تجافوا عن عقوبۃ ذی المروۃ الا فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔

اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو، مگر حدودِ الٰہیہ سے کسی میں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت وصدرہ لہ فی کتاب مکارم الاخلاق ولابی بکر بن المرزبان فی کتاب المروۃ عن ابن عم ولمعناہ مع زیادۃ لہذا عن الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم وفی الباب غیرہم۔

حدیث کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اقیلوا ذوی السیات عثراتہم الا الحدود۔

عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو، مگر حدود۔

رواہ احمد البخاری فی الادب المفرد ابوداؤد عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

تذییل: تعظیم

حدیث ۶۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لا یقوم الرجل من مجلسہ الا لبنی ہاشم۔

آدمی ... پوزر لسی کے لئے نہ اٹھے، سوائے بنی ہاشم کے۔

رواہ الخطیب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوسری روایت میں ہے:

لا یقوم الرجل من مجلسہ لاخیہ لا لبنی ہاشم لا من لاحد

ہر شخص اپنے بھائی کیلئے اپنی مجلس سے اٹھے، مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں

رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب

اخلاق فاضلہ

مشاہدہ مشاہد اور تجربہ گواہ ہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیّت، تہذیب، مروّت، سخاوت، شجاعت، سیر چشمی، فتوت، حوصلہ، ہمت، صفائے قریحت وغیرھا بکثرت اخلاق حمیدہ، موہوبہ، مکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں۔ اور سب کا آدم وحوّا علیہما الصلوٰۃ والسلام ایک ماں، باپ سے ہونا، جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں۔ ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس شئی خیرا من الف مثلہ الا الانسان۔ انسان کے سوا کوئی چیز اس کی ہم جنس ہزار کے برابر نہیں ہوسکتی۔

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یوں ہی تفاوت اصناف واقوام کا منافی نہیں، قریش کی جرأت، شجاعت، سماحت، فتوت، قوت، شہامت، اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرہ آفاق رہی ہے۔ اوران میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست ودنائت سے معروف تھے۔ حتی قال قائلھم:

ولا ینفع الاصل من بنی ھاشم ؛ اذا کانت النفس من باھلہ

اذا قیل للکلب یا باھلی ؛ عوی الکلب من شوم ھٰذا النسب

اسی تفاوت ہمت کے باعث ہے کہ دنیا ودین دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنتِ ملک وسلطنتِ علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی۔ دوسری قوموں کا اس میں حصہ معدوم یا کالمعدوم ہے۔ عجم میں جو شریف قومیں تھیں، اور ہیں خصوصاً اہل فارس ـــــ حدیث ۴۵ کے تتمہ میں ہے: وخیر العجم الفارس تو مصداق حدیث صحیح:

لوکان العلم معلق بالثریا لینا علم اگر ثریا پر (کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں

لہ رجل من اھل فارس — سے ہے) آویزاں ہوتا تو ایک مرد فارسی وہاں سے لے آتا۔

اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظ مسلم لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ اعنی۔ امام الائمہ مالک الازمہ، کاشف الغمہ، سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما وھو ابن ابی شیبۃ غیر بلفظ فالحق۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر، خصوصاً اولادِ کسریٰ کہ فارس کی اعلیٰ نسل شمار ہوتی ہے۔ جو ہزار ہا سال صاحبِ تاج و تخت رہی، اور ان کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں۔ جیسے قریش کہ زمانۂ جاہلیت میں بت پرست تھے، اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے۔ انھیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) یوں ہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں۔ بلکہ تیسیر میں زیر حدیث:

لوکان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من فارس۔ — ایمان اگر ثریا کے پاس ہوتا تو فارس کے لوگ وہاں سے لے آتے۔ م

قیل اراد فارس ھنا اھل خراسان اور نسب بلاد مثل خراسان و بلخ و مرو دتر کا ذکر خارج از بحث ہے۔

شرافت و دنارت کسی شہر کی سکونت پر نہیں، نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اس کے جواز سے زائد دلیل نادر پر حکم۔ فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی، اور فلاں نسّاج کہ قوم نساجین سے تھا، امام ہوگیا۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بکریاں چرائیں، اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گدڑیا نبی ہوگیا۔ اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے، نہ فرداً فرداً۔ اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی، اور شک نہیں کہ یوں اخلاق فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے اور احادیث کثیرہ اس پر ناطق، متعدد احادیث سے گزرا کہ:

ایک قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہوتی ہے، اور ایک قریش کی امانت دو آدمیوں کے مثل۔

حدیث ۶۹ کہ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر	جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں
رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس	ہے (جن میں سے قریش ہیں)

حدیث ۷۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قسم الحیاء عشرۃ اجزاء فتسعۃ	حیا کے دس حصے کئے گئے ان میں سے نو حصے
فی العرب وجزء فی سائر الناس،	عرب میں ہیں، اور ایک باقی تمام لوگوں میں۔
رواہ الخطیب فی النجلاء عن محمد	اس کو روایت کیا ہے خطیب نے بخلاء میں
بن مسلم۔	محمد بن مسلم سے۔

حدیث ۷۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان فلانا اھدی لی ناقۃ فعوضتہ	بے شک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا
منھا ست بکرات خطل ساخطا لقد	میں نے اس کے بدلے چھ جوان ناقے عطا فرمائے
ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من	اور وہ ناراض ہی رہا۔ بے شک میرا ارادہ
من قریش او انصاری او ثقفی او	ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی، یا انصاری
دوسی، قالہ المناوی فی التیسیر والحدیث	یا ثقفی، یا دوسی کا۔

(کہ وہ اپنے کرم اخلاق و شرافت کے باعث کمینوں کی طرح ہدیہ پر زیادہ معاوضے کے نگراں نہیں رہتے)

رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح

امانت دار

حدیث ۷۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یملی مصاحفنا الا غلمان قریش وغلمان ثقیف

ہمارے مصحف نہ لکھیں مگر قریش و ثقیف کے لڑکے (یہ بابِ امانت سے ہوا)

رواہ ابو نعیم عن جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۳، و ۴، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان قریشا اھل صدق و امانۃ فمن بلغ لھم العواثر کبہ اللہ علی وجھہ

بے شک قریش راستی و امانت والے ہیں، تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔

رواہ الامام الشافعی و ابو بکر بن ابی شیبۃ و الامام احمد و البخاری فی الادب المفرد و ابن جریر ہ الشاشی و الطبرانی و الیضاء عن رفاعۃ بن رافع الزرقی و/ابن البخار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

چار خصلتیں

حدیث ۵، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان فیھم لخصالا اربعۃ ان ھم اصلح الناس عند فتنۃ و اسرعھم اقامۃ بعد مصیبۃ و اوشکھم کرۃ بعد فرۃ و خیرھم لمسکین و یتیم و امنعھم من ظلم الملوک، رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن المستورد الفھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔ فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے، اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں، اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔

نیک عورتیں

حدیث ۷۶ تا ۷۸ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

خیر الناس رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ و ارعاہ علی زوج فی ذات یدہ۔

عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیویاں ہیں۔ اپنے چھوٹے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان، اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

رواہ احمد و البخاری و مسلم عن ابی ھریرۃ و ابوبکر بن ابی شیبۃ عن مکحول مرسلا و ابن سعد فی طبقاتہ عن ابن ابی نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۷۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

الناس معادن کمعادن الذھب و الفضۃ و العرق وساس وادب السوء کعرق السوء۔

جیسے سونے، چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یوں ہی آدمیوں کی ہیں۔ اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے

رواہ البیھقی فی شعب الایمان و الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

یہیں سے کہتے ہیں کہ ——— اصل بد از خطا، خطا نہ کند۔

کُف میں شادی

حدیث ۸۰ تا ۸۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

تخیر النطفکم فانکحوا الاکفأ و انکحوا الیھم و فی لفظ فان النساء یلدن اشباہ و اخواتھن۔

اپنے نطفے کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کُف میں بیاہ ہو، اور کُف سے بیاہ کرلاؤ کہ عورتیں اپنے ہی کنبے کے مشابہ جنتی ہیں۔

رواہ ابن ماجۃ والحاکم و البیھقی و الحاکم فی السنن و باللفظ

والآخر ابن عدی وابن عساکر کلهم عن ام المومنین الصدیقه صدره عند تمام والضیاء وابی نعیم فی الحلیته عن انس وعند ابی عدی والدیلمی عن ابن عمر۔

حدیث ۸۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

تزوجوا فی الحجر الصالح فان العرق وساس، رواه ابن عدی والدارقطنی عن انس رضی اللہ عنه

اچھی نسل میں شادی کرو کہ رگِ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عدی اور دارقطنی نے حضرت انس سے۔

حدیث ۸۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ایاکم وخضراء الدمن المرأة المنبت السوء۔

گھوڑے کی ہریالی سے بچو، بری نسل میں خوبصورت عورت۔

رواه الرامهرمزی فی الامثال والدارقطنی فی الافراد والدیلمی فی سند الفردوس عن ابن سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه

حدیث ۸۵، ۸۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

العرب للعرب اکفاء والموالی للموالی اکفاء الا حائك او حجام۔

عرب عرب کے کفو ہیں، اور موالی موالی کے، مگر جولاہہ یا حجّام۔

رواه البیهقی عن ام المومنین وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهم

نفع آخرت

ظاہر ہے کہ اخلاق فاضلہ باعث اعمال صالحہ ہیں۔ اور اعمال صالحہ نفع آخرت۔ اور اس خصوص میں نصوص بکثرت۔

حدیث ۸۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش علی مقدمة الناس یوم القیٰمة ولولا ان ینتظر قریش

قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اتراجانے کا خیال نہ ہوتا تو میں

لاخبرتھاء المحسنھامن الثواب عند اللہ — انھیں بتادیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔

رواہ ابن عدی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روز قیامت حضور سے قریب تر قریش ہونگے

حدیث ۸۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان لواء الحمد یوم القیامۃ بیدی وان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب۔ — بے شک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بے شک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب ہوں گے۔

رواہ الامام الترمذی الحکیم والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۸۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اول من اشفع لہ یوم القیٰمۃ من امتی اھل بیتی ثم الاقرب فالاقرب الیٰ قریش ثم الانصار ثم من اٰمن بی واتبعنی من الیمن ثم من مغائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا افضل۔ — روز قیامت میں سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا، پھر درجہ بدرجہ زیادہ نزدیک ہیں قریش تک، پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے، اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم، اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی فی الافراد والمخلص فی الفوائد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما

ترجیح قریش کی ہوگی

حدیث ۹۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لو انی اخذت بحلقة باب الجنة مابدأت الا بکم یا بنی ھاشم۔

میں دروازہ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں، تو اے بنی ہاشم پہلے تمہیں سے شروع کروں۔

رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۹۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اترون انی ذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنّت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا، اس وقت اولاد عبد المطلب پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سے قرابت

حدیث ۹۲ تا ۹۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

کل سبب ونسب منقطع یوم القیٰمة الا سببی ونسبی۔

ہر علاقہ اور رشتہ روزِ قیامت قطع ہو جائیگا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔

رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک وصححہ وقال الذھبی اسنادہ صالح والدارقطنی والبیھقی فی السنن والضیاء فی المختارة عن امیر المومنین عمر والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ وھو عند احمد والحاکم والبیھقی عن المسعدی فی حدیث اولہ فاطمة بضعة منی وحدیث الفاروق مع قصة تزوجہ سیدتنا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم رواہ سعید بن منصور فی سننہ وابن سعد فی الطبقات وابو نعیم فی المعرفة وابن عساکر بطرق وابن راھویہ مختصرا۔

حدیث ۹۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

کل نسب وصھر ینقطع یوم القیامة

ٹوپی اور پائچے کے سب رشتے قیامت

الا نسبی وصھری۔ میں منقطع ہوجائیں گے، مگر میرے رشتے۔

رواہ ابن عساکر عن عبداللہ بن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع کل سبب و نسب ینقطع الا نسبی و سببی فانھا موصولۃ فی الدنیا والاٰخرۃ، رواہ البزار۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں، کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہر علاقہ و رشتہ قیامت میں منقطع ہوجائے گا، مگر میرا رشتہ اور علاقہ کہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں یوں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسر منبر فرمایا:

ما بال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنفع قومہ یوم القیٰمۃ واللہ ان رحمی موصولۃ فی الدنیا والاٰخرۃ،

کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی، خدا کی قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے

رواہ الحاکم عن ابن سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ ابن حجر فی غیر ما مقام۔

حدیث ۹۷ تا ۱۰۱ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا، اور فرمایا:

ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع بل حتی حاء وحکم۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی۔ ہاں نفع دیگی یہاں تک کہ قبائل حاء وحکم دو قبیلہ یمن کو۔

رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابی بردۃ ومعناہ عند [illegible] انی و

ابن مندۃ والدیلمی عن ابی ھریرۃ وابن عمر وعمار معاً رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ولوجہ اٰخر عند الطبرانی فی الکبیر عن امھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسیانی۔

جنت میں بلند درجہ والا کون؟

حدیث ۱۰۲ و ۱۰۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

رأیت کانی دخلت الجنۃ الجعفر درجۃ فوق درجۃ زید فقلت ما کنت اظن ان زیدا دون جعفر فقال جبریل زید الیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفرا لقرابۃ منک، رواہ الحاکم عن ابن عباس وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن عمر بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم مرسلاً وھٰذا لفظ ملفق بینھما فینجیل۔

میں جنت میں گیا، تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید بن ثابت کے درجہ سے اوپر ہے، میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے۔ جبریل نے عرض کی، زید جعفر سے کم تو نہیں۔ مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا ہے کہ آپ کو حضور سے قرابت ہے۔

حدیث ۱۰۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من قرأ القراٰن فاستظھرہ فاحل حلالہ وحرم حرامہ ادخلہ اللہ بہ الجنۃ وشفعہ فی عشرۃ من اھل بیتہ کلھم قد وجبت لہ النار۔ رواہ ابن ماجۃ والترمذی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ

جس نے قرآن حفظ کیا، اور اس کے حلال کو حلال، حرام کو حرام ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا، اور اس کے گھر کے دس ایسے اشخاص کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہو۔

شفاعت اور مغفرت

حدیث ۱۰۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الحاج یشفع فی اربعۃ مائۃ من اھلِ بیت اذقال من اھل بیتہ ویخرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ، رواہ البزار عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

چارسو عزیزوں، قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس کو روایت کیا ہے بزار نے ابوموسیٰ اشعری سے۔

حدیث ۱۰۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الشھید یشفع فی سبعین من اھل بیتہ۔

شہید کی شفاعت اس کے ستّر اقارب کے بارے میں مقبول ہوگی۔

رواہ ابوداؤد ابن حبان فی صحیحہ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۰۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الشھید یغفر لہ اول دفعۃ من دمہ ویتزوج حوران ویشفع فی سبعین من اھل بیتہ، رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے، اس کے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔ اور دم نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت کو آجاتی ہیں، اور اپنے گھر والوں سے ستّر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

حدیث ۱۰۸، ۱۰۹ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان الشھید عند اللہ سبع خصال (الی ان قال) ویشفع سبعین انسانا من اقاربہ۔

بے شک شہید کے لئے اللہ کے یہاں سات کرامتیں ہیں، ہفتم یہ کہ اس کے اقرباء سے ستّر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا گیا۔

رواہ احمد بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عبادۃ بن الصامت والترمذی وصححہ وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

حدیث ۱۱۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یصف الناس یوم القیٰمۃ صفوفا فیمر الرجل من اھل النار علی رجل من اھل جنۃ فیقول یا فلان اما تذکر یوم استسقیت فسقیتك شربۃ فیشفع لہ ویمر الرجل علی الرجل فیقول اما تذکر یوم نادلتك طھورا فیشفع لہ فیقول یا فلان اما تذکر یوم بعثنی فی حاجۃ کذا فذھبت لك فیشفع لہ۔

رواہ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے، ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا۔ کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا، میں نے پلایا تھا۔ اتنی سی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا کہے گا، آپ کو یاد نہیں؟ کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کو پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا، ایک کہے گا، آپ کو یاد نہیں کہ فلاں دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا، میں چلا گیا تھا۔ اسی قدر پر یہ اسکی شفاعت کرے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا، ایک دوزخی اس سے کہے گا "آپ مجھے نہیں جانتے۔" وہ کہے گا "واللہ میں تو تجھے نہیں پہچانتا، افسوس تجھ پر تو کون ہے۔" وہ کہے گا، "میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف سے ہو کر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا" اور میں نے پلا دیا تھا۔ اس کے صلہ میں اپنے رب کے حضور میری شفاعت کیجئے۔" وہ جنتی اللہ عزوجل کے زائروں میں اس کے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کرے گا، کہے گا:

یارب فنشفعنی، اے میرے رب تو تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما ——

فیشفعہ اللہ فیہ، مولیٰ عزوجل اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

رواہ ابو یعلی عن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دو یتیموں کی دیوار اور اصلاحِ اعمال

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی ان کو پانی پلا دیا، یا وضو کو پانی دے دیا، عمر میں اس کا کوئی کام کر دیا۔ آخرت میں ایسا نفع دے گا تو خود ان کا جز ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیئے، بلکہ دنیا و آخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے:

واما الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا فاراد ربك ان یبلغا اشدھما ویستخرجا کنزھما رحمۃ من ربك (۱)	وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا، اور انکا باپ نیک تھا، تو تیرے رب نے اپنی رحمت سے چاہا کہ یہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی، اور ہاتھ لگا کر اسے قائم کر دیا۔ اور وہاں والوں نے ان کو، اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور ان کو کھانے کی حاجت، اس پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ "آپ چاہتے تو اس پر اجرت لیتے" ــــــ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ:

یہ دیوار دو یتیموں کی ہے، جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں۔ اور اس میں نیچے ان کا خزانہ ہے، دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا، لوگ لے جاتے لہٰذا آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم، اور خزانہ محفوظ رہے، کہ وہ جوان ہو کر نکالیں۔ ان کے صالح باپ کے صدقہ میں ان پر یہ رحمت ہوئی۔

علماء فرماتے ہیں: ــــــ وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں باپ تھا۔

حدیث ۱۱۱ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

حفظ اصلاح ابیھما وما ذکر	ان کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا، ان

عنهما اصلاحا — کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ ان کے لئے خزانہ لازوال محفوظ رکھا تھا۔ سونے کی تختی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا، اور کچھ نصائح ومواعظ ـــــ کما رواہ ابن ابی حاتم ومردویہ فی تفاسیرھما عن ابی ذر وھذا عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما کلاھما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی قمع الحرص وابن عساکر فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما من قولہ۔ مگر یہ صلاح کا سبب تھا نہ کہ نتیجہ۔ نتیجہ ان کے باپ کی صلاح کا تھا ـــــ رواہ الامام عبد اللہ بن المالک والامام احمد فی الزھد وسعید ابن منصور فی سننہ وابن المنذر وابی حاتم فی تفسیریھما والحاکم فی المستدرک۔

حدیث ۱۱۲ تا ۱۱۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ یصلح اصلاح الرجل ولدہ وولدہ ویحفظہ فی ذریتہ والدویرات حولہ فما یزالون فی سترمن اللہ وعافیتہ

بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح سے اس کی اولاد، اور اولاد واولاد کی صلاح فرمادیتا ہے۔ اور اس کی نسل، اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرمادیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

رواہ ابن مردویہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما مرفوعا وابن حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما من قولہ وھذا لفظہ والمرفوع بمعناہ ونحوہ لابن المبارک وابن شیبۃ عن محمد بن المنکدر وقفا۔

اولاد کا ثواب اور اس کا اجر

حدیث ۱۱۵ کعب احبار نے فرمایا:

ان اللہ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما،

اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی اولاد میں اسّی برس تک اس کی رعایت کرتا ہے۔

رواہ احمد فی الزھد۔

حدیث ۱۱۶ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

طوبیٰ لذریۃ المومن ثم طوبیٰ لھم کیف یحفظون من بعدہ

مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے کیسی، اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی ـــــ فکان ابوھما صلحاً ـــــ

اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد فی الزھد وابن ابی حاتم عن خیثمہ

وقال اللہ عزوجل:

والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شیٔ۔

اور وہ جو ایمان لائے، اور ان کی اولاد ایمان میں ان کی تابع ہوئی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔ اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا۔

حدیث ۱۱۷ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ یرفع ذریۃ المومن الیہ فی درجۃ وان کانوا دونہ فی العمل لتقربھم عینہ

بے شک اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو اسکے درجہ میں، اس کے پاس اٹھالے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہو تاکہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

پھر یہی آیت کریمہ من شیٔ تک تلاوت کی ـــــ اور اس کی تفسیر میں فرمایا:

ما نقضنا الآباء بما اعطینا البنین۔ — ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اس کے سبب والدین کو کچھ اجر کم نہ فرمایا۔

رواہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو عند سعید بن منصور وھنا وابناء جریر والمنذر وابی حاتم والحاکم والبیھقی فی سننہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قولہ۔

حدیث ۸ ۱۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اذا دخل الرجل الجنۃ سئل عن ابویہ وذریتہ وولدہ فیقال انہم لم یبلغوا درجتک وعملک فیقول یارب قد علمت لی ولہم فیؤمر بالحاقہم بہ

رواہ عنہ الطبرانی وابن مردویہ

جب آدمی جنت میں جائے گا، اپنے ماں باپ، اور بچوں، اور اولاد کو پوچھے گا۔ ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجے اور عمل کو نہ پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میرے میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دئے جائیں۔

اس کی تصدیق میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، کریمۂ مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ھم ذریۃ المؤمن یموتون علی الاسلام فان کانت منازل آبائھم ارفع من منازلھم لحقوا بابائھم ولم ینقصوا من اعمالھم التی عملوا شیئاً ——

رواہ عنہ ابن ابی حاتم

یہ ذریت مومن کا حال ہے، جو اسلام پر مریں، اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان منزلوں سے بلند تر ہوئے، تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دئے جائیں گے۔ اور انکے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

صحابہ اور اہل بیت کی اولاد کے درجات

جب عام صالحین کی صلاح، ان کی نسل و اولاد کو دین دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق، فاروق، وعثمان، وعلی وجعفر، وعباس، وانصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا ——— جن کی اولاد میں شیخ، صدیقی، فاروقی، عثمانی وعلوی وجعفری وعباسی وانصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام، اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ حضور پرنور سید الصالحین، سید العالمین، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں، کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے ——— اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان ما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کر دے خوب پاک فرما کر۔

حدیث ۱۲۰ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان فاطمہ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار۔ رواہ تمام فی فوائدہ والبزار والبویعلی والطبرانی والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بے شک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرما دیا۔

حدیث ۱۲۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا رواہ ابوقاسم بن شیران فی امالیہ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا۔

میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

حدیث ۱۲۲ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا:

ان اللہ غیر معذبك ولا ولدك۔

بے شک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۲۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

انما سمیّت فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمھا وذریتھا عن النساء یوم القیمۃ۔

فاطمہ زہرا کا فاطمہ زہرا نام اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے، اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرما دیا۔

رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور اور اہل بیت سے محبّت کرنے والے جنتی ہیں

حدیث ۱۲۴ عبداللہ بنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریمہ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

من رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لایدخل احد من اھل بیتہ النار ــــــ رواہ ابن جریر عنہ من طریق اسدی۔

یعنی اللہ عزوجل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ فرماتا ہے کہ بے شک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ کی رضا یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

حدیث ۱۲۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم :

وعدنی ربی فی اھل بیتی من اقر منھم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذبھم، رواہ الحاکم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ ھو ثم

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔ (اور اللہ ہی کے لئے خوبیاں ہیں

ابن حجر فی صواعقه۔ والحمد للہ رب العالمین۔ (جو دونوں جہاں کا رب ہے۔)

حدیث ۱۲۶ و ۱۲۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا علی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذرارینا خلف ظهورنا، رواه ابن عساکر عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔

اے علی سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے، میں ہوں اور تم حسن اور حسین، اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہوں گی۔

حدیث ۱۲۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اول من یرد علیّ حوضی اهل بیتی ومن اجنبی من امتی، رواه الدیلمی عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہلبیت ہیں۔ اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

حدیث ۱۲۹ کہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:

اللهم انهم اعترت رسولك فهب مسیئهم لمحسنهم وهبهم لی

الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں، تو انکے بدکار، ان کے نکوکاروں کو دے ڈال، اور ان سب کو مجھے ہبہ فرما دے۔

پھر فرمایا ـــــ ففعل: مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، امیر المومنین نے عرض کی: ما فعل، کیا کیا۔ فرمایا:

فعله ربکم بکم وبفعله بمن بعدکم، رواه الحافظ المحب الطبرانی عن المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه

یہ تمہارے ساتھ ساتھ کیا، جو تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔

تنبیہ نبیہ اور نتیجہ

اقول : ـــــ ان نصوص جلیلۂ قرآن عظیم واحادیث نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے روشن ہوا کہ :

(۱) ـــــ حدیث مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو عمل میں پیچھے ہو، اس کا نسب نفع بخش نہ ہوگا) میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق، ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بہم ذریتہم (ہم نے ان کی ذریت کو ملا دیا) کے صریح معارض ہوگی۔

(۲) ـــــ نہ کہ کریمہ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون (کہ ایک وقت مخصوص کے لئے ہے۔

الا تری قولہ تعالیٰ : ولا یتساءلون مع قولہ عزوجل : واقبل بعضہم علی بعض یتساءلون (

روی سعید بن منصور فی سننہ وابناء حمید والمنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، قال انہا مواقف فاما الموقف الذی لا انساب بینہم ولا یتساءلون عند الصعقۃ الاولی لا انساب بینہم فیہا اذا صعقوا فاذا کانت النفخۃ فاذا ہم قیام یتساءلون

سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں پسران حمید و منذر، اور ابی حاتم نے عبدالرحمٰن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی حضرت ابن عباس نے فرمایا : مواقف (منازل حضوری) چند ہیں۔ لیکن وہ موقف جس میں نہ رشتے کام آئیں، نہ ان کے ذریعہ سفارش، وہ صعقۂ اولیٰ (پہلی کڑک) ہے اس میں رشتے کام نہ آئیں گے، جب لوگ گھبراتے ہوئے اٹھیں گے، اور جب صعقہ ثانیہ ہوگا، تو سب کھڑے ہو کر رشتوں سے سوال کریں گے۔

(۳) ـــــــ جبکہ احادیث متواترہ سے فضل نسب، فرق احکام، و نفع آخرت بلاشبہ ثابت۔ تو امثال حدیث: الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لا حمر علی اسود (نہ عربی کی فضیلت عجمی پر ہے اور نہ ہی سفید کی کالے پر) و حدیث: ـــــــ انظر فانک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقویٰ (بے شک تم سفید اور کالے سے بہتر نہیں ہو مگر تم کو صرف تقویٰ سے فضیلت حاصل ہے۔) میں مثل کریمہ ـــــــ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (بے شک تم میں اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار ہے ـــــــ) سلب فضل کلی ہے، نہ سلب کلی فضل۔

(۴) ـــــــ حدیث: لا اغنی عنکم من اللہ شیئا (میں تم کو اللہ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کروں گا) میں نفی اغنائے ذاتی ہے، نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ حدیث متواترہ شفاعت، و اجماع اہل سنت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ وہ طاغی باغی، سرکش، اپنی تقویت الایمان میں لکھتا ہے

> پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا مال موجود ہے۔ اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں۔ اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے، اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ـــــــ اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب "الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا" میں دیکھئے۔ اور یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔ اس میں حدیث پوری یوں ہے کہ: امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں، اس پر ان سے کہا گیا ـــــــ ان محمدا لا یغنی عنک من اللہ شیئا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہ بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، اور

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مابال اقوام یزعمون ان شفاعتی لاتنال اھل بیتی ان شفاعتی لیتاول حاء وحاکم، رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔	کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بے شک میری شفاعت ضرور قبیلۂ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

(۵) ——— حدیث ۹۵ کے بعد جو ایک روایت بزار سے گزری اس کے قصے میں اسکی نظیر حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مروی ہے، کہ وہ اپنے ایک پسر کی وفات پر بآواز رو ئیں، ان سے وہی کہا گیا:

ان قرابتك من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتغنی عنك من اللہ شیئا	محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت اللہ کے یہاں کچھ کام نہ دے گی۔

حضور سے رشتہ وعلاقہ مضبوط تر ہے

ایک موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر برسر منبر ان کا وہ رد جلیل ارشاد فرمایا کہ:

کیا ہوا انھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے؟ ——— ہر رشتہ و علاقہ قیامت سے قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ و علاقہ، کہ دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، رواہ کما تقدم البزار۔

امام ابن حجر مکی، صواعق میں فرماتے ہیں:

قال المحب الطبری وغیرہ من العلماء انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ	محب طبری وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بنفسہ) کسی چیز کے مالک

وسلم لا یملك لاحد شیئا لا
نفعا ولا ضرا لکن اللہ عزو
جل یملکه نفع اقاربه بل و
جمیع امته بالشفاعة العامة و
الخاصة فهو لا یملك لا یملك له
مولاه کما اشار الیه بقوله صلی
اللہ تعالیٰ علیه وسلم غیر ان
لکم رحما سابلها ببلالها وکذا
معنی قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه
وسلم لا اغنی عنکم من اللہ
شیئا ای بمجرد نفسی من غیر
ما یکرمنی به اللہ تعالیٰ من
نحو شفاعة او مغفرة وخاطبهم
بذالك رعایة لمقام التخویف
والحث علی العمل والحرص
علی ان یکونوا اولی الناس نحطا
فی تقوی اللہ تعالیٰ وخشیة ثم
اوماء الی حق رحمه اشارة
الی او قال نوح طمانینة علیهم
وقیل هذا قبل علمه صلی
اللہ تعالیٰ علیه وسلم بان
الانتساب الیه تنفع وبانه
یشفع فی ادخال قوم الجنة

نہیں، نہ نفع کے، نہ نقصان۔ ہاں اللہ عزوجل نے
انکو مالک بنایا ہے، اپنے اقارب بلکہ اپنی تمام
امت کے نفع کا، شفاعت عامہ وخاصہ کے
ذریعہ۔ تو وہ بذاتِ خود مالک نہیں ہیں، ہاں ان
کے مولیٰ نے انکو مالک بنایا ہے، جیسا کہ اس
طرف اشارہ فرمایا اپنے اس ارشاد گرامی (صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مگر یہ کہ تمہارے لئے ایک
تعلق ہے ..... اور یہی معنی ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ میں اللہ کے
نزدیک تمہیں کوئی کام نہ آؤں گا۔ یعنی بطور خود
ماسوائے اس کے جس کی اللہ تعالیٰ مجھے کرامت
بخشے گا۔ جیسے شفاعت، یا مغفرت۔ اور ان
سے خطاب فرمایا اس کے ساتھ (تمہیں نفع نہ
دونگا) مقام تخویف کی رعایت کرتے ہوئے
اور عمل پر ابھارنے اور اس بات پر حرص دلانے
کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اور اس کی
خشیت میں لوگوں میں بہتر نصیبے والے ہوں۔
پھر اشارہ فرمایا اپنے حق تعلق کی جانب، اشارہ
فرمایا اس قول تک کہ فرمایا انہیں اطمینان دلا
دیا، اور کہا گیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس بات کے جاننے سے پہلے کی بات ہے۔
آپ کی طرف انتساب نفع دیتا ہے۔ اور اس
بات کے جاننے سے پہلے کہ وہ امت کو جنت

بغیر حساب ورفع درجات آخرین واخراج قوم من النار۔

میں بغیر حساب کے داخل کرے گا۔ اور درجوں پر درجہ بلند کرنے، اور امت کو دوزخ سے نکالنے میں شفیع ہوں گے۔م

اسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کرکے فرماتے ہیں :

ولا ینافی ھٰذہ الاحادیث ما فی الصحیحین وغیرھما انہ لما نزل قولہ تعالیٰ وانذر عشیرتک الاقربین فجمع قومہ ثم عم وخص بقولہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا حتیٰ قال یا فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھا وسلم اما لان ھذہ الروایۃ محمولۃ علی من مات کافرا او انھا اخرجت فخرج التغلیظ والتنفیر او انھا قبل علمہ بانہ یشفع عموماً وخصوصاً۔

اور یہ احادیث منافی نہیں ہے، ان احادیث کے جو صحیحین وغیرہ میں ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان وانذر عشیرۃ العقوبین نازل ہوا، تو آپ نے اپنی قوم کو جمع فرمایا۔ پھر اپنے قول لا اغنی عنکم من اللہ شیئا کو عام وخاص دونوں طریقے سے بیان فرمایا یہاں تک کہ فرمایا اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلم) یا تو اس لئے کہ یہ روایت محمول ہے اس شخص پر جو کافر مرا، یا یہ کہ روایت اس سے خارج ہے۔ پس تغلیظ وتنفیر خارج ہوگئی یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کے علم سے پہلے کی بات ہے کہ وہ شفاعت عامہ وخاصہ فرمائیں گے۔م

علامہ مناوی، تیسیر میں زیر حدیث "کل سبب ونسب" فرماتے ہیں :

لا یعارضہ قول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاھل بیتہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا لان معناہ ان لا یملک لھم نفعا لکن اللہ یملک نفعھم بالشفاعۃ فھو لا یملک الا ما ملکہ ربہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل بیت سے لا اغنی عنکم فرمانا اس حدیث کے معارض نہیں۔ اس لئے کہ معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نفع کے مالک نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ شفاعت کے ذریعہ ان کے نفع کا مالک بنائے گا۔ پس وہ نہیں ہیں مالک مگر

اس کے حبس کا ان کو ان کے رب نے مالک بنایا۔

حضرت شیخ محقق قدس سرہٗ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں :

غایت و انذار و مبالغہ در آنست و لا فضل بعضے ازیں مذکورین و در آمدن ایشاں بہشت را و شفاعت آن سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر عصاۃ امت ما را چہ جائے اقربائے خویشاں و لے با حادیثِ صحیحہ ثابت شدہ است و باوجود آں خوف لاابالی باقیست و ایں مقام تقاضائے ایں حال کردد تواند کہ احادیث فضل و شفاعت بعد ازاں ورود یافتہ باشند و بالجملہ مامور شد از جانب پروردگار تعالیٰ باندازیں امثال کرد ایں امرار۔

اس میں غایت اور انذار اور امبالغہ ہے اور نہ کہ فضل۔ بعض نے اس سے ذکر کیا اور آنا ان کا بہشت میں اور سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہم گناہ گار امت کی شفاعت کرنا چہ جائے کہ اپنے اقربا کا۔

لیکن احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے اور باوجود وہ خوف لاابالی باقی ہے اور یہ مقام اس حال کا متقاضی ہے۔ م

تفاضل انساب

بالجملہ : تفاضل انساب بھی یقیناً ثابت، اور شرعاً اس کا اعتبار بھی ثابت، اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی جزماً ثابت اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر وضائع و برباد جاننا سخت مردود و باطل۔ خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب، بلکہ قریش، بلکہ بنی ہاشم، بلکہ سادات کرام کو بھی شامل۔ اب یہ قول اشد غضب و ہلاک و بوار سے ہائل اور اسی پر نظر فقیر غفرلہ القدیر کو اس قدر تطویل پر حامل، کہ نسب عرب نہ کہ قریش، نہ کہ ہاشم، نہ کہ سادات کرام کی حمایت ہر مسلمان پر فرض کامل۔

تعظیم نہ کرنے والے پر لعنت اور وعید

حدیث ۱۳۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

من لم یعرف عترتی و الانصار و العرب فھو لاحدی ثلث اما منافق واما الزنیۃ واما امؤ حملتہ بغیر طھر۔

جو میری عزت، اور انصار، اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو منافق ہے، یا حرامی، یا حیضی بچّہ۔

رواہ الباوردی و ابن عدی و البیھقی و فی الشعب و آخرون عن علی کرم اللہ وجھہ۔

حدیث ۱۳۱ تا ۱۳۳ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم :

ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ وکل نبی مجاب الذائد فی کتاب اللہ و المکذب بقدر اللہ و المتسلط بالجبروت فیعز بذالک من اذل اللہ ویذل من اعز اللہ والمستحل لحرام اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ام المومنین والحاکم عن درداء و الطبرانی عن عمرو بن شعوی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اولہ سبعۃ لعنتھم وزاد المستأثر بالفی وسندہ حسن۔

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے۔ اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جدا بتاتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جیسے خدا نے ذلیل بنایا، اسے عزت دے۔ اور جسے خدا نے معزز کیا، اسے ذلیل کرے۔ اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا، اور میری عزت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو میری سنّت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے۔

حدیث ۱۳۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

من احب ان یبارک لہ فی اجلہ و

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو، اور

ان یمتعه الله بما قوله فلیخلفنی فی اهلی خلافة حسنة ومن لم یخلفنی فیهم تبك عمره ودرد علی یوم القیمة مسودا وجهه۔ رواه ابو شیخ فی تفسیر ابو نعیم عن عبد الله بن بدر الخطمی

خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے، تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو ایسا نہ کرے، اس کی عمر کی برکت اڑ جائے، اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔

حدیث ۱۳۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان الله عزوجل ثلث حرمات فمن حفظهن حفظه الله دینه ودنیاه ومن لم یحفظهن لم یحفظ الله دینه ولا دنیا وحرمة الاسلام و حرمتی وحرمته رحمی۔ رواه ابو الشیخ بن حبان والطبرانی۔

بے شک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں۔ جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا محفوظ رکھے، اور جو انکی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے۔ نہ دنیا کی ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں

- ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔
- نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔
- دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔
- انھیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔
- نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں۔
- اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں۔

احادیث جو اس باب میں آئیں، انہیں معانی کی طرف ناظر ہیں ——— وباللہ التوفیق۔

خدمت گاری اہل بیت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ بیان ایک رسالہ ہو گیا۔ لہذا بلحاظ تاریخ اس کا نام:

اِرَاءَۃُ الْاَدَبِ لِفَاضِلِ النَّسَبِ

رکھنا انسب ـــــ واللہ تعالیٰ اعلم

شیخ بنظر عمر ہر بوڑھا ہے، اور بنظر فضل ہر عالم وصالح اگرچہ جوان ہو، اور بنظر نسب ہندستان میں دو محاورے ہیں ـــــ ایک یہ کہ سید مغل پٹھان کے سوا باقی ہر قوم کا مسلمان شیخ ہے۔ یوں اس کا اطلاق عام ہے۔ جیسے ابتداء ہند میں ہر مسلمان کو ترک کہتے تھے۔ اسی محاورے پر مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں:

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ٭ ترک وہندو در من آں بیند کہ اوست

دوسرے چار شریف قوموں سے ایک اس طرح البتہ جوان میں کا نہ ہو۔ اور اپنے آپ کو شیخ بتائے وہ وعید شدید من انتھی الی غیر ابیہ فالجنۃ علیہ ـــــ میں داخل ہے۔ جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو ـــــ اپنا باپ بتائے، اس پر جنت حرام ہے۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجۃ عن سعد وعن ابی بکرۃ معاً رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا۔

جو دوسروں کو اپنا باپ بنائے، اس پر اللہ اور فرشتوں، اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ روز قیامت نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

رواہ الستۃ الا ابن ماجۃ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وصدرہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ـــــ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: عبدہ المذنب عبد المصطفیٰ احمد رضا عفی عنہ

بمحمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم